427 ـ عورتوں كے ختنے كرنا واجب اور ضرورى نہيں

سوال

ايك عورت لڑكيوں كے ختنہ كے متعلق دريافت كر رہى ہے كيونكہ اس نے حديث پڑھى ہے جس ميں نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے عورتوں كے ختنہ كرنے كا طريقہ بيان كيا ہے....
تو كيا عورت كا ختنہ كرنا واجب ہے يا سنت، اور اگر واجب ہے تو اس كى كيفيت كيا ہے، اور كونسا حصہ كاٹنا ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنى كتاب " المغنى " ميں رقمطراز ہيں:

" ختنہ مردوں كے ليے تو واجب ہے، ليكن عورتوں كے حق ميں ختنہ كرنا باعث تكريم ہے، اور ان كے ليے ختنہ واجب نہيں، اكثر اہل علم كا قول يہى ہے، امام احمد كہتے ہيں كہ: مرد اشد ہے ... اور عورت نرم.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (1 / 70).

لڑكى كا ختنہ اس طرح ہوگا كہ پيشاب نكلنے والى جگہ پر مرغ كى كلغى جيسى چيز كو كاٹا جائے، سنت يہ ہے كہ سارى كلغى نہ كاٹى جائے بلكہ اس كا كچھ حصہ كاٹيں.

الموسوعة الفقهية (19 / 28).

حكمت يہ ہے كہ اس ميں مصلحت كو مد نظر ركھا جائے، اگر تو وہ حصہ بڑا ہو تو پھر اس كا كاٹا جائے، وگرنہ نہ كاٹيں، شائد اس كا بڑا اور چھوٹا ہونا عورت كى خلقت ميں اختلاف كى بنا پر ہے، اور اس ميں كمى و زيادتى گرم اور سرد علاقے اور ملك كى وجہ سے ہوتى ہے.

عورتوں كے ختنہ كے متعلق مرفوع حديث نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے وارد ہے:

" مردوں كے ليے ختنہ سنت ہے، اور عورتوں كے ليے تكريم "

لیکن اس حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (1935) دیکھیں.

اور ختنہ کی کیفیت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ:

" مدینہ میں ایك عورت ختنے کیا کرتی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" تم ختنہ کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے اسے بالکل ہی نہ کاٹ دیا کرو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ مند اور لذت کا باعث ہے، اور خاوند کے لیے زیادہ محبوب ہے "

سنن ابو داود کتاب الادب، اس حدیث کو ابو داود نے ضعیف کہا ہے.

مندرجہ بالا سطور میں اہل علم کی بیان کردہ کلام ہی کافی ہے.

واللہ اعلم .